قصص قرآن

حضرت ادریس علیہ السلام

چوتھی قسط

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ سورہ مریم۔

اولاد آدم (ع) میں حضرت ادریس (ع) وہ پہلے شخص ہیں جو حضرت آدم (ع) و حضرت شیث (ع) کے بعد پیغمبری کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔ وہ لوگوں کو خدای واحد و یکتا کی عبادت اور گناہوں سے پرہیز کی دعوت دیتے تھے اور اپنے چاہنے والوں کو بعد میں آنے والے پیغمبروں بالخصوص خاتم انبیاء (ص) کی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ "آنحضرت (ص) ایسا جملہ فضائل و محاسن نفسانی سے آراستہ ہیں اور ان کا دین ایسا دین ہے کہ روئے زمین کی اصلاح کر دے گا۔"

حضرت ادریس علیہ السلام سے بے شمار حکمت آمیز کلمات منقول ہیں جن کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور انمیں سے بعض اقوال حسب ذیل ہیں :

۱۔ خداوند عالم کی نعمتوں کا بہترین شکرانہ اس کے بندوں کے ساتھ احسان و نیکی ہے۔

۲۔ جھوٹی قسم نہ کھاؤ اور جھوٹوں سے قسم کھانے کیلئے نہ کہو۔

۳۔ پست چیزوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کرو۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں اپنا ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں (فرشتے تعجب سے) کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو ہم زیادہ حق ہے کیونکہ) ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے فرمایا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اپنی بی بی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ (پیو) مگر اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا نقصان کرو گے۔

٤. بارگاہ خداوندی میں خلوص نیت کے ساتھ قدم رکھو ۔

حضرت ادریس (ع) کی نبوت و پیغمبری کی ابتدا اس طرح ہوئی تھی کہ ایک ظالم بادشاہ ادریس (ع کی قوم پر حکومت کر رہا تھا اور لوگوں کی جان اور ان کا مال اس ظالم بادشاہ کے حکم سے محفوظ نہ تھا۔

ایک دن وہ بادشاہ سیر و تفریح کیلئے اپنے دارالحکومت سے باہر نکلا۔ دوران سفر وہ ایک سر سبز و شاداب باغ کے درمیان سے گزرا اور وہ باغ اسے پسند آگیا۔ اس نے اپنے وزیروں سے پوچھا۔ - یہ باغ کس کا ہے ۔ ان لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں خدا پرست آدمی کا باغ ہے جو فلاں جگہ رہتا ہے ۔ شاہ نے حکم دیا کہ باغ کے مالک کو میرے سامنے پیش کیا جائے ۔ اس آدمی کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ یہ باغ و زمین میرے حوالے کر دو۔ اس خدا کی ذات پر بھروسہ رکھنے والے صاحب ایمان شخص نے جواب دیا : میرے اہل و عیال ہیں جو تجھ سے زیادہ محتاج ہیں ۔ شاہ نے کہا ۔اچھا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ۔وہ آدمی اس بات پر بھی آمادہ نہ ہوا۔ شاہ

غضبناک عالم میں محل کے اندر چلا گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر غم و غصّہ کے آثار نمایاں تھے اور وہ اس فکر میں مصروف تھا کہ باغ کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے ۔

اس بادشاہ کی بیوی ایک فاسد و ناپاک عورت تھی ۔ اس نے اپنے شوہر کو رنجیدہ و غضبناک حالت میں دیکھتے ہی اس سے پوچھا کہ آخر اس غیر معمولی رنج و غم کا سبب کیا ہے ۔ بادشاہ نے اپنی بیوی سے اس باغ کی داستان بیان کر دی اور کہا کہ اس آدمی کے انکار سے مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے ۔ عورت کہنے لگی کہ اس کا علاج آسان ہے ۔ اس نے اپنے کچھ فاسد ، خدا ناشناس اور ناپاک د ساتھیوں کو بلایا اور انہیں حک دیا کہ تم لوگ بادشاہ کے پاس جاؤ اوراس کے سامنے جاکر یہ گواہی دیدو کہ فلاں آدمی (باغ ک مالک) بادشاہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے ۔

اس طرح ان لوگوں کی گواہی کی بنیاد پر باغ کا مالک قتل کر دیا گیا اور باغ بادشاہ کے قبضے میں آگیا۔

اس وحشیانہ ظلم کو دیکھ کر پروردگار کے غیض و غضب کا دریا ابل پڑا اور حضرت ادریس (ع) پر یہ وحی نازل ہوئی کہ ۔اس ظالم کے پاس جاؤ اور کہو کہ تو نے میرے ایک بندہ مخلص کے قتل پر اکتفا نہ کی اور اس کی جائداد غصب کرلی اور اس کے اہل و عیال کو بیچارہ و بے سہارا کر دیا۔ ہوش میں آجاؤ کیونکہ میں تجھسے انتقام لوں گا۔ اور یہ بادشاہت تجھ سے سلب کر لونگا۔ تیرے دارالحکومت کو ویران اور تیری ناپاک عورت کے گوشت کو کتّوں کی خوراک بنادوں گا۔ کیا میرے حلم اور میری برد باری نے تجھے مغرور و سرکش بنا دیا ہے ؟

حضرت ادریس (ع) نے پروردگار کا

پیغام پہونچا دیا لیکن شاہ نے اس پیغام کے جواب میں کہا۔ اس سے قبل کہ میں تمہیں قتل کر ڈالوں تم میرے دربار سے نکل جاؤ۔

ملکہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم ادریس (ع) کے خدا کے پیغام سے قطعی خوفزدہ نہ ہونا۔ میں اپنے آدمیوں کے ذریعہ اسے قتل کروا دوں گی۔ اس کے بعد اس عورت نے اپنے کچھ آدمیوں کو حضرت ادریس (ع) پیچھے لگا دیا۔

> اے خداوند! جب تک میں تجھ سے مطالبہ نہ کروں اس شہر پر تو باران رحمت نازل نہ فرما۔ ادریس (ع) کی دعا قبول ہوگئی اور وہ ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہوگئے۔

یہ لوگ ادریس (ع) کی تلاش میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ ادھر حکم خدا وندی کے مطابق حضرت ادریس (ع) شہر سے باہر نکل کر ایک جگہ چھپ گئے۔ اور اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ اے خدا وند جب تک میں تجھ سے مطالبہ نہ کروں اس شہر پر تو باران رحمت نازل نہ فرما۔ ادریس (ع) کی دعاء قبول ہو گئی اور وہ ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہوگئے۔ خداوند عالم نے ایک فرشتہ کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ حضرت ادریس (ع) کیلئے کھانے پینے کا سامان فراہم کرتا رہے۔

حضرت ادریس (ع) اس غار میں پرسکون زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ بار بار اس ظالم بادشاہ پر لعنت و ملامت کر رہے تھے۔ آخر کار خداوند عالم نے اس بے گناہ آدمی کے خون کے انتقام میں اس ظالم بادشاہ کی حکومت کو سرنگوں کر دیا اور اسے موت کے چنگل میں گرفتار کر دیا۔ اس کے شہر کو ویران اور اس کی ملکہ کے گوشت کو کتوں کی خوراک بنا دیا اور حکومت کی باگ ڈور اس ملک کے دوسرے ظالم آدمی کے ہاتھوں میں آگئی۔

حضرت ادریس (ع) کی گمشدگی کے بعد بیس سال کا زمانہ گزر گیا لیکن اس شہر میں ایک بوند پانی نہ برسا۔ لوگوں کا زندہ رہنا مشکل ہو گیا۔

ملک کی ساری کھیتی نیست و نابود ہو گئی اور پانی کی کمی کیوجہ سے سارے باغ سوکھ گئے۔

چنانچہ اس ملک کے لوگوں نے پڑوسی ممالک کے سامنے ہاتھ پھیلانا شروع کر دیا۔ قحط و خشک سالی اور مفلوک الحالی کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کے حواس درست ہو گئے اور لوگوں کی سمجھ میں آگیا کہ یہ سب کچھ حضرت ادریس (ع) کی بے حرمتی کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے ہی خداوند عالم سے یہ دعا کی ہے کہ ہمارے ملک میں بارش نہ ہو۔ اب ادریس (ع) تو لاپتہ ہیں لیکن ادریس (ع) کا خدا ان سے زیادہ مہربان ہے اور اس کی رحمت کا دامن بہت وسیع ہے۔ چنانچہ ان

(باقی صفحہ ۱۹ پر)